روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 14 دسمبر 2012ء 29 محرم 1434 ہجری 14 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 288

حضرت شعیبؑ کی تعلیمات

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

(الاعراف:86)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے نماز قضا ہوجاتی تو صحابہ کرام کو اس کا بہت دکھ اور تکلیف ہوتی۔غزوہ خندق میں کفار سے برسرپیکار ہونے کے باعث حضرت عمرؓ کی عصر کی نماز قضا ہوگئی تو آپ کو انتہائی رنج پہنچا اور کفار کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور کہا کہ یارسول اللہ! سورج غروب ہورہا ہے اور میں نے اب تک عصر کی نماز نہیں پڑھی۔

(بخاری ابواب صلوٰۃ الخوف باب عند مناہضۃ العدو)

خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے کے جرم میں کفار مکہ کی اذیتوں سے مجبور ہوکر سیدنا حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی اجازت لے کر رخت سفر باندھا تو راستہ میں ابن الدغنہ رئیس قارہ سے ملاقات ہوئی۔اس سے پوچھا ابوبکر کہاں کا قصد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قوم نے مجھے جلاوطن کردیا ہے۔اب ارادہ ہے کہ کسی اور ملک کو چلا جاؤں اور آزادی سے خدا کی عبادت کروں۔ابن الدغنہ نے کہا کہ تم سا آدمی جلاوطن نہیں کیا جاسکتا۔تم مفلس و بے نوا کی دستگیری کرتے ہو،قرابت داروں کا خیال رکھتے ہو،مہمان نوازی کرتے ہو،مصیبت زدوں کی اعانت کرتے ہو۔میرے ساتھ واپس چلو اور اپنے وطن ہی میں اپنے خدا کی عبادت کرو۔چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ پھر مکہ واپس آئے۔ابن الدغنہ نے قریش میں پھر کر اعلان کردیا کہ آج سے ابوبکر میری امان میں ہیں۔ایسے شخص کو جلاوطن نہ کرنا چاہئے جو محتاجوں کی خبرگیری کرتا ہے۔قرابت داروں کا خیال رکھتا ہے۔مہمان نوازی کرتا ہے اور مصائب میں لوگوں کے کام آتا ہے۔قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو تسلیم کیا لیکن فرمائش کی ابوبکر کو سمجھا دو کہ وہ جب اور جس طرح جی چاہے اپنے گھر میں نمازیں پڑھیں اور قرآن کی تلاوت کریں لیکن گھر سے باہر نمازیں پڑھنے کی ان کو اجازت نہیں۔مگر حضرت ابوبکرؓ صدیق نے عبادت الٰہی کے لئے اپنے صحن خانہ میں ایک مسجد بنالی تھی۔کفار کو اس پر بھی اعتراض ہوا۔انہوں نے ابن الدغنہ کو خبر دی کہ ہم نے تمہاری ذمہ داری پر ابوبکرؓ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے مکان میں چھپ کر اپنے مذہبی فرائض ادا کریں۔لیکن اب وہ صحن خانہ میں مسجد بنا کر اعلان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں،اس سے ہم کو خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے متاثر ہوکر اپنے آبائی عقائد سے برگشتہ نہ ہوجائیں۔اس لئے تم انہیں مطلع کردو کہ اس سے باز آجائیں ورنہ تم کو ذمہ داری سے بری سمجھیں۔ابن الدغنہ نے ابوبکر صدیقؓ سے جا کر کہا۔تم جانتے ہو کہ میں نے کس شرط پر تمہاری حفاظت کا ذمہ لیا ہے اس لئے یا تو تم اس پر قائم رہو یا مجھے ذمہ داری سے بری سمجھو،میں نہیں چاہتا کہ عرب میں مشہور ہو کہ میں نے کسی کے ساتھ بدعہدی کی لیکن حضرت ابوبکرؓ نے نہایت استغناء کے ساتھ جواب دیا کہ مجھے تمہاری پناہ کی حاجت نہیں میرے لئے خدا اور اس کے رسول کی پناہ کافی ہے۔

(بخاری باب ہجرت النبی ﷺ واصحابہ الی المدینۃ)

مکرم مقصود احمد صاحب شہید کوئٹہ کے کوائف

احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب مورخہ 7 دسمبر 2012ء کو کوئٹہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے تھے۔

مورخہ 7 دسمبر کو صبح تقریباً 9:00 بجے مکرم مقصود احمد صاحب اپنے ملازم کے ہمراہ اپنی ہارڈویئر کی دکان واقع سیٹلائٹ ٹاؤن پر پہنچے۔ملازم کو دکان پر بٹھا کر اپنے دو بچوں کو ہیلپر پبلک سکول واقع سیٹلائٹ ٹاؤن میں چھوڑنے گئے۔بچوں کو سکول چھوڑ کر واپس نکلے ہی تھے کہ موٹرسائیکل پر سوار دو نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کر دی۔فائرنگ کے نتیجہ میں مرحوم کو 5 گولیاں لگیں جن میں سے 4 گولیاں سر میں اور ایک گولی کندھے پر لگی۔انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راستہ میں ہی راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز جمعہ مکرم محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم محمد اسلم صاحب امیر ضلع کوئٹہ نے دعا کروائی۔

مکرم مقصود احمد صاحب کا تعلق کوئٹہ سے تھا۔آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم نواب خان صاحب کی پڑدادی محترمہ بھاگ بھری صاحبہ المعروف محترمہ بھاگو صاحبہ کے ذریعہ ہوا۔حضرت بھاگو صاحبہ قادیان کے قریب ننگل کی رہنے والی تھیں۔حضرت مسیح موعود کی رفیقہ تھی۔قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے ضلع ساہیوال رہائش پذیر ہوا اور 1965ء میں کوئٹہ چلا گیا۔مکرم مقصود احمد صاحب کوئٹہ میں ہی پیدا ہوئے۔وفات کے

باقی صفحہ 8 پر

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 28

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

بائبل کے اس فیصلہ سے ظاہر ہے کہ اگر یہودی جیت جاتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہار جاتے تو بائبل کے اس فیصلہ کے مطابق اوّل تو تمام مسلمان قتل کر دیئے جاتے۔ مرد بھی اور عورت بھی اور بچے بھی اور جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودیوں کا یہی ارادہ تھا کہ مردوں، عورتوں اور بچوں سب کو یکدم قتل کر دیا جائے لیکن اگر وہ اُن سے بڑی سے بڑی رعایت کرتے تب بھی کتاب استثناء کے مذکورہ بالا فیصلہ کے مطابق وہ اُن سے دُور کے ملکوں والی قوموں کا سا سلوک کرتے اور تمام مردوں کو قتل کر دیتے اور عورتوں اور لڑکوں اور سامانوں کو لوٹ لیتے۔ سعدؓ نے جو بنو قریظہ کے حلیف تھے اور اُن کے دوستوں میں سے تھے جب دیکھا کہ یہود نے اسلامی شریعت کے مطابق جو یقیناً اُن کی جان کی حفاظت کرتی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا تو انہوں نے وہی فیصلہ یہود کے متعلق کیا جو موسیٰ نے استثناء میں پہلے سے ایسے مواقع کے لئے کر چھوڑا تھا اور اس فیصلہ کی ذمہ داری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا مسلمانوں پر نہیں، بلکہ موسیٰ پر اور تورات پر اور اُن یہودیوں پر ہے جنہوں نے غیر قوموں کے ساتھ ہزاروں سال اس طرح معاملہ کیا تھا اور جن کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم کے لئے بلایا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں، ہم سعدؓ کی بات مانیں گے۔ جب سعدؓ نے موسیٰؑ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ دیا تو آج عیسائی دنیا شور مچاتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم کیا۔ کیا عیسائی مصنف اِس بات کو نہیں دیکھتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے موقع پر کیوں ظلم نہ کیا؟ سینکڑوں دفعہ دشمن نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم پر اپنے آپ کو چھوڑا اور ہر دفعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو معاف کر دیا۔ یہ ایک ہی موقع ہے کہ دشمن نے اصرار کیا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہیں مانیں گے بلکہ فلاں دوسرے شخص کے فیصلہ کو مانیں گے اور اُس شخص نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اقرار لے لیا کہ جو میں فیصلہ کروں گا اُسے آپ مانیں گے۔ اس کے بعد اُس نے فیصلہ کیا بلکہ اُس نے فیصلہ نہیں کیا اُس نے موسیٰؑ کا فیصلہ دُہرا دیا جس کی اُمت میں سے ہونے کے یہود مدعی تھے۔ پس اگر کسی نے ظلم کیا تو یہود نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا۔ اگر کسی نے ظلم کیا تو موسیٰؑ نے ظلم کیا جنہوں نے محصور دشمن کے متعلق تورات میں خدا سے حکم پا کر یہی تعلیم دی تھی۔ اگر یہ ظلم تھا تو اِن عیسائی مصنفوں کو چاہئے کہ موسیٰؑ کو ظالم قرار دیں بلکہ موسیٰؑ کے خدا کو ظالم قرار دیں جس نے یہ تعلیم تورات میں دی ہے۔

احزاب کی جنگ کے خاتمہ کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج سے مشرک ہم پر حملہ نہیں کریں گے اب اسلام خود جواب دے گا اور ان اقوام پر جنہوں نے ہم پر حملے کئے تھے اب ہم چڑھائی کریں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ احزاب کی جنگ میں بھلا کفّار کا نقصان ہی کیا ہوا تھا چند آدمی مارے گئے تھے وہ دوسرے سال پھر دوبارہ تیاری کر کے آسکتے تھے۔ بیس ہزار کی جگہ وہ چالیس یا پچاس ہزار کا لشکر بھی لا سکتے تھے۔ بلکہ اگر وہ اور زیادہ انتظام کرتے تو لاکھ ڈیڑھ کا لشکر لانا بھی اُن کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ مگر اکیس سال کی متواتر کوشش کے بعد کفّار کے دلوں کو محسوس ہو گیا تھا کہ خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اُن کے بت جھوٹے ہیں اور دنیا کا پیدا کرنے والا ایک ہی خدا ہے۔ اُن کے جسم صحیح سلامت تھے مگر اُن کے دل ٹوٹ چکے تھے۔ بظاہر وہ اپنے بتوں کے آگے سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے تھے مگر اُن کے دلوں میں سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آوازیں اُٹھ رہی تھیں۔

مسلمانوں کے غلبہ کا آغاز

اِس جنگ سے فارغ ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج سے کفّارِ عرب ہم پر حملہ نہیں کریں گے، یعنی مسلمانوں کا ابتلاء اپنی آخری انتہاء کو پہنچ گیا ہے اور اب اُن کے غلبہ کا زمانہ شروع ہونے والا ہے۔ اِس وقت تک جتنی جنگیں ہوئی تھیں وہ ساری کی ساری ایسی تھیں کہ یا تو کفّار مدینہ پر چڑھ کے آئے تھے یا اُن کے حملوں کی تیاریوں کے روکنے کے لئے مسلمان مدینہ سے باہر نکلے تھے لیکن کبھی بھی مسلمانوں نے خود جنگ کو جاری رکھنے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ جنگی قوانین کے لحاظ سے جب ایک لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو اُس کا اختتام دو ہی طرح ہوتا ہے یا صلح ہو جاتی ہے یا ایک فریق ہتھیار ڈال دیتا ہے لیکن اِس وقت تک ایک بھی موقع ایسا نہیں آیا جبکہ صلح ہوئی ہو یا کسی فریق نے ہتھیار ڈالے ہوں۔ پس گو پرانے زمانہ کے دستور کے مطابق لڑائیوں میں وقفہ پڑ جاتا تھا لیکن جہاں تک جنگ کے جاری رہنے کا سوال تھا وہ متواتر جاری تھی اور ختم نہ ہوئی تھی اس لئے مسلمانوں کا حق تھا کہ وہ جب بھی چاہتے دشمن پر حملہ کر کے اُن کو مجبور کرتے کہ وہ ہتھیار ڈالیں۔ لیکن مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ جب وقفہ پڑتا تھا تو مسلمان بھی خاموش ہو جاتے تھے۔ شاید اس لئے کہ ممکن ہے کفّار درمیان میں صلح کی طرح ڈالیں اور لڑائی بند ہو جائے۔ لیکن جب ایک لمبے عرصہ تک کفّار کی طرف سے صلح کی تحریک نہ ہوئی اور نہ انہوں نے مسلمانوں کے سامنے ہتھیار ڈالے بلکہ اپنی مخالفت اور جوش میں بڑھتے ہی چلے گئے تو اب وقت آ گیا کہ لڑائی کا دوٹوک فیصلہ کیا جائے یا تو فریقین میں صلح ہو جائے یا دونوں میں سے ایک فریق ہتھیار ڈال دے تا کہ ملک میں امن قائم ہو جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کی جنگ کے بعد فیصلہ کر لیا کہ اب ہم دونوں فیصلوں میں سے ایک فیصلہ کر کے چھوڑیں گے یا تو ہماری اور کفّار کی صلح ہو جائے گی یا ہم میں سے کوئی فریق ہتھیار ڈال دے گا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ہتھیار ڈال دینے کی صورت میں کفّار ہی ہتھیار ڈال سکتے تھے کیونکہ اسلام کے غلبہ کے متعلق تو خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر مل چکی تھی اور مکی زندگی میں ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے غلبہ کا اعلان کر چکے تھے۔ باقی رہی صلح تو صلح کے بارے میں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ صلح کی تحریک یا غالب کی طرف سے ہوا کرتی ہے یا مغلوب کی طرف سے۔ مغلوب فریق جب صلح کی درخواست کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ ملک کا کچھ حصہ یا اپنی آمدن کا کچھ حصہ مستقل طور پر یا عارضی طور پر غالب فریق کو دیا کرے گا یا بعض اَور صورتوں میں اس کی لگائی ہوئی قیود تسلیم کرے گا۔ اور غالب فریق کی طرف سے جب صلح کی تجویز پیش ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم تمہیں بالکل کچلنا نہیں چاہتے۔ اگر تم بعض صورتوں میں ہماری اطاعت یا ہماری ماتحتی قبول کر لو تو ہم تمہاری آزادانہ حیثیت یا نیم آزادانہ حیثیت کو قائم رہنے دیں گے۔ کفّارِ مکہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقابلہ تھا اس میں بار بار کفار کو شکست ہوئی تھی لیکن اس شکست کے محض اتنے معنی تھے کہ اُن کے حملے ناکام رہے تھے۔ حقیقی شکست وہ کہلاتی ہے جبکہ دفاع کی طاقت ٹوٹ جائے۔ حملہ ناکام ہونے کے معنی حقیقی شکست کے نہیں سمجھے جاتے۔ اِس کے معنی صرف اتنے ہوتے ہیں کہ گو حملہ آور قوم کا حملہ ناکام رہا مگر پھر دوبارہ حملہ کر کے وہ اپنے مقصد کو پورا کر لے گی۔ پس جنگی قانون کے لحاظ سے مکہ والے مغلوب نہیں ہوئے تھے بلکہ اُن کی پوزیشن صرف یہ تھی کہ اب تک اُن کی جارحانہ کارروائیاں اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکی تھیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان جنگی لحاظ سے گو اُن کا دفاع نہیں ٹوٹا تھا مغلوب کہلانے کے مستحق تھے اِس لئے کہ:

اوّل تو وہ بہت چھوٹی اقلیت میں تھے۔ **دوم** اُنہوں نے اس وقت تک کوئی جارحانہ کارروائی نہیں کی تھی، یعنی کسی حملہ میں خود ابتداء نہیں کی تھی جس سے یہ سمجھا جائے کہ اب وہ اپنے آپ کو کفّار کے اثر سے آزاد سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں کی طرف سے صلح کی پیشکش کے صرف یہ معنی ہو سکتے تھے کہ وہ اب دفاع سے تنگ آ گئے ہیں اور کچھ دے دلا کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ان حالات میں اگر مسلمان صلح کی پیشکش کرتے تو اِس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہوتا اور یہ امر اُن کی ہستی کے مٹا دینے کے مترادف ہوتا۔ اپنی جارحانہ کارروائیوں میں ناکامی کی وجہ سے کفّارِ عرب میں جو بے دلی پیدا ہو گئی تھی اس صلح کی پیشکش سے وہ فوراً ہی نئی اُمنگوں اور نئی آرزوؤں میں بدل جاتی اور یہ سمجھا جاتا کہ مسلمان باوجود مدینہ کو تباہی سے بچا لینے کے آخری کامیابی سے مایوس ہو چکے تھے۔ پس صلح کی تحریک مسلمانوں کی طرف سے کسی صورت میں بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ اگر کوئی صلح کی تحریک کر سکتا تھا تو یا مکہ والے کر سکتے تھے یا کوئی تیسری ثالث قوم کر سکتی تھی۔ مگر عرب میں کوئی ثالث قوم باقی نہیں رہی تھی۔ ایک طرف مدینہ تھا اور ایک طرف سارا عرب تھا۔ پس عملی طور پر کفّار ہی تھے جو اس تجویز کو پیش کر سکتے تھے۔ مگر اُن کی طرف سے صلح کی کوئی تحریک نہیں ہو رہی تھی۔ یہ حالات اگر سَو سال تک بھی جاری رہتے تو قوانین جنگ کے ماتحت عرب کی خانہ جنگی جاری رہتی۔ پس جبکہ مکہ کے لوگوں کی طرف صلح کی تجویز پیش نہیں ہوئی تھی اور مدینہ کے کفار عرب کی ماتحتی ماننے کے لئے کسی صورت میں تیار نہ تھے تو اب ایک ہی راستہ کھلا رہ جاتا تھا کہ جب مدینہ نے عرب کے متحدہ حملہ کو بیکار کر دیا تو خود مدینہ کے لوگ باہر نکلیں اور کفّارِ عرب کو مجبور کر دیں کہ یا وہ اُن کی ماتحتی قبول کر لیں یا اُن سے صلح کر لیں۔ اور اِسی راستہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا۔ پس گو یہ راستہ بظاہر جنگ کا نظر آتا ہے لیکن درحقیقت صلح کے قیام کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ کھلا نہ تھا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تو ممکن ہے جنگ سَو سال تک لمبی چلی جاتی جیسا کہ ایسے ہی حالات میں پرانے زمانہ میں جنگیں سَو سَو سال تک جاری رہی ہیں۔ خود عرب کی کئی جنگیں تیس تیس، چالیس چالیس سال تک جاری رہی ہیں۔ اِن جنگوں کی طوالت کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جنگ کے ختم کرنے کے لئے کوئی ذریعہ اختیار نہیں کیا جاتا تھا اور جیسا کہ میں بتا چکا ہوں جنگ کے ختم کرنے کے دو ہی ذرائع ہوا کرتے ہیں یا ایسی جنگ لڑی جائے جو دوٹوک فیصلہ کر دے اور دونوں فریق میں سے کسی ایک کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دے اور یا باہمی صلح ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ایسا کر سکتے تھے کہ مدینہ میں بیٹھے رہتے اور خود حملہ نہ کرتے۔ لیکن چونکہ کفّارِ عرب جنگ کی طرح ڈال چکے تھے آپ کے خاموش بیٹھنے کے یہ معنی نہ ہوتے کہ جنگ ختم ہو گئی ہے بلکہ اس کے صرف یہ معنی ہوتے کہ جنگ کا دروازہ ہمیشہ کیلئے کھلا رکھا گیا ہے۔ کفّارِ عرب جب چاہتے بغیر کسی اور محرک کے پیدا ہونے کے مدینہ پر حملہ کر دیتے اور اُس وقت تک کے دستور کے مطابق وہ حق پر سمجھے جاتے کیونکہ جنگ میں وقفہ پڑ جانا اُس زمانہ میں جنگ کے ختم ہو جانے کے مترادف نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ وقفہ بھی جنگ ہی میں شمار کیا جاتا تھا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظہر احمد صاحب

حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کی تاثیرات اور غیروں کے تأثرات

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کے خطاب سے نوازا تھا اور واقعۃً آپ کے قلم سے وہ روحانی خزائن نکلے جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اور ایسی تحریریں نکلیں جنہوں نے برسوں کے مردوں کو زندہ کردیا کئی اندھوں کو بینائی عطا کی اور بے شمار لوگوں کو ظلمت سے کھینچ کر نور کی طرف لانے کا موجب ہوئیں حضور فرماتے ہیں:

’’جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔‘‘

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

سلسلہ تالیفات کے لئے حضور کے دل میں کس قدر درد تھا اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں:

’’دوسری شاخ اخراجات کی جس کے لئے ہر وقت میری جان گدازش میں ہے سلسلہ تالیفات ہے اگر یہ سلسلہ سرمایہ کے نہ ہونے سے بند ہوجائے تو ہزار ہا حقائق اور معارف پوشیدہ رہیں گے اس کا مجھے کس قدر غم ہے اس سے آسمان بھر سکتا ہے اسی میں میرا سرور ہے اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں دور رہنے والے کیا جانتے ہیں مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں میں ہردم اس خدمت میں لگا ہوا ہوں لیکن اگر کتابوں کے چھپنے کا سامان نہ ہو اور عملہ مطبع کے خرچ کا روپیہ موجود نہ ہو تو میں کیا کروں جس طرح ایک عزیز بیٹا کسی کا مرجاتا ہے اور اس کو سخت غم ہوتا ہے اسی طرح مجھے کسی ایسی اپنی کتاب کے نہ چھپنے سے غم دامن گیر ہوتا ہے جو وہ کتاب بندگان خدا کو نفع رساں اور (دین) کی سچائی کے لئے ایک چراغ روشن ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم 4/اکتوبر 1899ء)

ان کتب نے بہت سے غیروں کو اپنا بنایا اور بہتوں کو گرویدہ کرلیا۔ اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

قرآن تو میں نے مرزا ہی سے سیکھا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو کتابیں جمع کرنے اور مطالعہ کا بے انتہاء شوق تھا آپ اپنے مطالعہ قرآن کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’میں نے قرآن مجید کے لئے لاکھوں روپے کی کتابیں خریدیں مکہ مدینہ میں بھی کئی برس اسی ذوق سے رہا کہ یہ معلوم کروں کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی مگر قرآن تو میں نے مرزا ہی سے سیکھا۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 4)

بیش قیمت تحریریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود کی تحریر کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے محمد ﷺ کا بروز ہوکر آئے تھے اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کردوں گا۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925 صفحہ 39)

دہریت کافور ہوگئی

حضرت منشی صاحب نے فتح اسلام اور توضیح مرام کے بعد جب براہین احمدیہ پڑھنی شروع کی تو ساری دہریت کافور ہونے لگی خود فرماتے ہیں۔

براہین کیا تھی آب حیات کا بحر ذخار تھا براہین کیا تھی ایک تریاق کو لانی یا تریاق اربعہ دافع صرع ولقوہ تھا۔ براہین کیا تھی یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ تھی ایک نور خدا تھا جس کے ظہور سے ظلمت کافور ہوگئی۔ آریہ برہمو دہریہ لیکچراروں کے بداثر نے مجھے اور مجھ جیسے اکثروں کو ہلاک کردیا تھا اور ان اثرات کے ماتحت لا یعنی زندگی بسر کررہا تھا کہ براہین پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 1 پر اور صفحہ 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہوجاتا ہے۔

(رجسٹر روایات حضرت اقدس جلد 7 صفحہ 46، 47 بحوالہ روزنامہ الفضل 26 اپریل 2002)

سر الخلافہ اور مولانا عبید اللہ بسمل

سر الخلافہ کی عربی تصنیف جو حضور اقدس نے 1894ء میں شائع فرمائی اس میں آپ نے مسئلہ خلافت پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ اس تصنیف نے شیعہ مذہب کے ایک مشہور عالم زبان فارسی کے فقید المثال شاعر اور ’’ارجح المطالب فی مناقب اسد اللہ الغالب‘‘ کے نامور مؤلف مولانا عبید اللہ بسمل صاحب پر بجلی کی طرح اثر کیا اور ان کے خیالات کی دنیا ایک دن میں یکسر بدل ڈالی اور انہیں سر الخلافہ پڑھتے ہوئے رات کو سیدنا حضرت امام حسینؓ کی زیارت ہوئی اور دیکھا کہ سید الشہداء ایک بلند مقام پر رونق افروز ہیں اور فرما رہے ہیں کہ مرزا صاحب کو خبر کرو کہ میں آگیا ہوں چنانچہ مولانا بسمل دوسرے ہی دن حاضر ہوکر حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 99 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 503)

ظلمت سے نور کی طرف سفر کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود کی کتب سینکڑوں گم گشتگان راہ کے لئے نور وہدایت کا موجب بنیں ان میں سے چند مثالیں پیش ہیں۔

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری حضرت مسیح موعود کی پہلی ملاقات کے لئے 1887ء میں قادیان آئے آپ حضور سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

غرض میں مرزا صاحب سے رخصت ہوا چلتے وقت انہوں نے اس کمترین کو ’’براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ کی ایک ایک جلد عنایت کی انہیں میں نے پڑھا ان کے پڑھنے سے مجھ کو معلوم ہوا کہ جناب مرزا صاحب بہت بڑے رتبے کے مصنف ہیں خاص کر براہین احمدیہ میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر دیکھ کر مجھ کو کمال درجہ کی حیرت مرزا صاحب کی ذہانت پر ہوئی۔ اس کے بعد حضور سے دوسری ملاقات کے لئے جب آپ 1894ء میں تشریف لائے تو بیعت کی توفیق ملی۔

(رفقاء احمد جلد 14 صفحہ 49 بابت مولوی حسن صاحب)

وہ خود کیسے ہوں گے

حضرت حاجی غلام احمد صاحب سکنہ کریام سے احمدیت کا تعارف حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام سے ہوا۔ ازالہ اوہام کے مطالعہ نے صداقت کی طرف رہنمائی کی بعد ازاں ست بچن اور نور القرآن ہر دو حصص نے راہ کی تمام روکیں دور کردیں استخارہ کرنے کے بعد 1903ء میں قادیان دارالامان آئے بیت اقصیٰ میں عصر کی نماز کے بعد حضرت خلیفہ اوّل کو درس قرآن دیتے ہوئے سنا معارف قرآنی اور تفسیر نے آپ پر خاص اثر کیا آپ نے ایک شخص سے پوچھا یہی مسیح موعود ہے؟ اس نے کہا یہ تو مولوی نور الدین صاحب ہیں اس پر آپ بہت خوش ہوئے کہ جس دربار کے مولوی ایسے باکمال ہیں وہ خود کیسے ہونگے۔ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا آپ یعنی مسیح موعود کہاں ملیں گے؟ انہوں نے کہا حضور نماز مغرب کے لئے بیت مبارک میں تشریف لائیں گے تو زیارت ہوگی مغرب کے وقت ایک چوبارہ پر جو چھوٹی سی بیت تھی اس میں گئے نماز مغرب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے پڑھائی نماز سے فارغ ہوکر حضرت صاحب بیٹھ گئے تو حاجی صاحب نے حضور سے مصافحہ کیا حاجی صاحب کہتے ہیں حضور کی شکل متبرک تھی۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 80)

حضرت حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ اپنے احمدی ہونے کا باعث یہ بیان کیا کرتے تھے کہ وہ سرسید احمد خان صاحب مرحوم کی کتابیں پڑھا کرتے تھے اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا تذکرہ سنا اور کچھ اشتہارات بھی دیکھے براہین احمدیہ بھی پڑھنے کا موقعہ ملا اس سے آپ کے دل میں حضور کی محبت کا جوش پیدا ہوا اور آپ قادیان تشریف لے گئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وساطت سے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 132)

عرب بھی اس سے بہتر کلام نہیں لاسکتے

حضرت مولوی محمد سعید صاحب شامی طرابلسی جو ایک بلند پایہ بزرگ اور نابغہ روزگار عالم تھے اور فخر الشعراء اور مجد الادباء کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔ جب حضرت حافظ محمد یعقوب صاحب نے انہیں حضور کے آئینہ کمالات اسلام میں مندرجہ آنحضور ﷺ کی شان اقدس میں کہے گئے نعتیہ عربی قصیدہ سے متعارف کروایا تو اسے پڑھ کر وہ بے ساختہ کہہ اٹھے کہ ’’عرب بھی اس سے بہتر کلام نہیں لاسکتے‘‘۔

(تین سو تیرہ رفقاء صدق وصفا صفحہ 101)

پڑھتے ہی معتقد ہو گئے

منشی عبد الرحمان صاحب میرٹھ کے رہنے والے تھے انہوں نے کپورتھلہ میں رہائش اختیار کی اس طرح کپورتھلہ کے رفقاء کے ساتھ ان کا ذکر ہے براہین احمدیہ پڑھتے ہی حضرت مسیح موعود کے معتقد ہو گئے اور جونہی حضور کی طرف سے بیعت کا اعلان شائع ہوا تو بعد استخارہ فوراً بیعت کے لئے لدھیانہ روانہ ہو گئے اور بیعت کر لی۔

(الفضل 2 جولائی 1938ء صفحہ 5)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے 13 سال کی عمر میں پہلی دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود کا نام سنا ایک شخص حکیم احمد دین صاحب نے اثنائے گفتگو میں مفتی صاحب سے کہا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں جنہیں الہام ہوتے ہیں بعد ازاں حضرت مولانا نورالدین صاحب کا شاگرد ہونے کی وجہ سے آپ کے دل میں حضرت اقدس سے متعلق حسن ظن پیدا ہو گیا 1890ء میں آپ نے حضور کی کتاب فتح اسلام پڑھی کتاب پڑھنے کے بعد آپ قادیان تشریف لائے بیت مبارک میں آپ کی حضور سے ملاقات ہوئی آپ فرماتے ہیں ”میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے مجھے حضرت صاحب کی صداقت قبول کر لینے اور آپ کی بیعت کر لینے کی طرف کشش کی سوائے اس کے کہ آپ کا چہرہ مبارک ایسا تھا جس پر یہ گمان نہ ہو سکتا تھا کہ وہ جھوٹا ہو۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 6)

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی بیان کرتے ہیں کہ میں 1890ء کے قریب موضع جگت پور کولیاں تحصیل گورداسپور میں پٹواری تھا سن 1891ء میں کوشش کر کے میں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروالی اس وقت میں احمدی نہیں تھا لیکن حضرت صاحب کا ذکر سنا ہوا تھا مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحب کے مخالف ہیں۔ سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال الدین و امام الدین و خیر الدین صاحبان سے ہوئی انہوں نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی میں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحب کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہو گئے اس کے چند روز بعد میں میاں خیر الدین کے ساتھ قادیان گیا تو گول کمرہ کے قریب پہلی دفعہ حضرت صاحب کی زیارت کی حضرت صاحب کو دیکھ کر میں نے میاں خیر دین صاحب کو کہا کہ یہ شکل جھوٹوں والی نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 617)

غیروں کی آراء

عربی کی ایک مثل ہے ”والفضل ما شھدت بہ الاعداء“ یعنی کسی چیز کی فضیلت اور مرتبہ اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب غیر بھی اس کا اقرار کریں اس تناظر میں جب ہم حضور کی تحریرات کو دیکھتے ہیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی حضور کی تحریرات کے عالیشان ہونے کے دل و جان سے اقراری ہیں۔ چند تبصرے پیش ہیں۔

حضرت صوفی احمد جان صاحب کا تبصرہ

حضرت صوفی احمد جان صاحب جو اپنے وقت کے بزرگ اور پیر تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے خسر بھی تھے براہین احمدیہ کے بارہ میں ان کے تأثرات کو حضور نے ازالہ اوہام میں درج فرمایا آپ فرماتے ہیں۔

”یہ کتاب (دین حق) اور نبوت محمد ﷺ اور قرآن شریف کی حقانیت کو تین سو مضبوط دلائل عقلی و نقلی سے ثابت کرتی ہے اور عیسائی، آریہ، نیچریہ، ہنود اور برہمو سماج وغیرہ جمیع مذاہب مخالف اسلام کو از روئے تحقیق رد کرتی ہے حضرت مصنف نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا ہے کہ اگر کوئی مخالف یا مکذب اسلام تمام دلائل یا نصف یا خمس تک بھی رد کر دے تو مصنف صاحب اپنی جائیداد دس ہزار روپے کی اس کے نام منتقل کر دیں گے چنانچہ یہ اشتہار براہین کے حصہ اول میں مندرج ہے یہ کتاب مشرکین اور مخالفین اسلام کی بیخ و بنیاد کو اکھاڑتی ہے اور اہل اسلام کے اعتقادات کو ایسی قوت بخشتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام کیا نعمت عظمیٰ ہے اور قرآن شریف کیا دولت ہے اور دین محمدی کیا صداقت ہے اور آیات قرآن مجید کا اس کتاب میں اپنے اپنے موقعوں پر حوالہ دیا گیا ہے 20 سپارہ کے قریب ہیں منکروں کو معتقد اور سست اعتقادوں کو چست اور غافلوں کو آگاہ مومنوں کو عارف کامل بناتی ہے اور اعتقادات قویہ اسلامیہ کی جڑ قائم کرتی ہے اور جو وساوس مخالف پھیلاتے ہیں ان کو نیست و نابود کرتی ہے اس چودھویں صدی کے زمانہ میں کہ ہر ایک مذہب و ملت میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ بقول شخصے

دیر و حرم میں کوئی نہیں اپنی راہ پر
کافر نئے نئے ہیں مسلمان نئے نئے

ایک ایسی کتاب اور ایک ایسے مجدد کی بے شک ضرورت تھی جیسی کہ کتاب براہین احمدیہ اور اس کے مؤلف جناب مخدومنا مولانا مرزا غلام احمد صاحب دام فیوضہ ہیں جو ہر طرح سے دعویٰ اسلام کو مخالفین پر ثابت فرمانے کے لئے موجود ہیں جناب موصوف عامی علماء اور فقراء میں سے نہیں بلکہ خاص اس کام پر منجانب اللہ مامور و ملہم اور مخاطب الٰہی ہیں.......... مصنف صاحب اس چودہویں صدی کے مجدد اور مجتہد اور محدث اور کامل مکمل افراد امت محمدیہ میں سے ہیں۔“

(تأثرات قادیان صفحہ 64 تا 68، الفضل 23 جون 1931ء صفحہ 5 کالم 2)

یہ شخص علماء ربانی میں سے ہے

جب براہین شائع ہوئی تو وزیر ریاست پٹیالہ خلیفہ سید محمد حسن صاحب اس کے مطالعہ سے حضور کے بہت گرویدہ ہو گئے اور اس کی اشاعت میں نمایاں حصہ لینے لگے آپ بصد ذوق و شوق براہین پڑھتے اور دوسروں سے بھی پڑھوا کر سنتے اور گھنٹوں محظوظ ہو کر زبان سے بار بار فرماتے ”فی الحقیقت یہ شخص علماء ربانی میں سے ہے۔“

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 330)

علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کا تبصرہ

مرحوم ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے۔ آپ کی پیدائش 1839ء یا 1840ء میں ہوئی۔ مشرقی علوم میں آپ نے کامل تعلیم حاصل کی۔ زندگی کے آخری دن تک کتابوں کے عاشق رہے اور دنیوی پیشوں سے پرہیز کرتے رہے۔ چند سال سیالکوٹ میں سرکاری ملازم رہے لیکن استعفیٰ دے کر اپنے گھر قادیان پنجاب میں آ رہے۔ 1874ء تا 1876ء تک شمشیر قلم عیسائیوں آریوں اور برہمو صاحبان کے خلاف خوب چلایا۔ آپ نے 1880ء میں تصنیف کے کام شروع کیا۔ آپ کی پہلی کتاب اسلام کے ڈیفنس میں تھی جس کے جواب کے لئے آپ نے دس ہزار روپیہ انعام رکھا تھا۔ آپ نے انیسویں صدی کے لئے مسیحا ہونے کا دعویٰ کیا۔ 1889ء میں بیعت لینی شروع کی مبائعین کی تعداد 15 ہزار بتلائی جاتی ہے۔ وہ اکثر دیگر مذہبوں کے عالموں سے بھی ملتے رہے اور کئی دفعہ آپ کو کافر قرار دیا گیا اور آپ پر اکثر مذہبوں کے عالموں سے بھی ملتے رہے اور کئی دفعہ آپ کو کافر قرار دیا گیا اور آپ پر اکثر مقدمات کئے گئے اور آپ نے اپنی تصنیف کردہ 80 کتابیں پیچھے چھوڑی ہیں۔ جن میں سے 20 عربی زبان میں ہیں .... بے شک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا۔

(علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ۔ تشحیذ الاذہان جلد 3 نمبر 8 -1908ء ص 332)

کرزن گزٹ دہلی یونین گزٹ بریلی کا اقرار

مشہور ایڈیٹر جناب مرزا حیرت صاحب دہلوی نے تحریر فرمایا:

”مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا .... اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندئی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں .... اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ .... اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون 1908ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 566)

خواجہ حسن نظامی دہلوی کی رائے

مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے آپ کی تصانیف کے مطالعہ اور ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

(اخبار منادی 27 فروری و 4 مارچ 1930ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 571)

مولانا ابوالکلام آزاد کا عالمانہ تبصرہ

”وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور جس کی آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا........ مرزا صاحب کی اس رفعت میں ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

نشہ کی حقیقت، اقسام اور بچنے کے طریق

مضبوط قوت ارادی اور بری صحبت چھوڑ کر اس سے بچا جاسکتا ہے

آجکل دنیا میں بہت سی برائیاں جڑ پکڑ گئی ہیں اُن میں سے ایک نشے کی عادت بھی ہے۔ نشہ کسے کہتے ہیں؟ اس کی کیا روک تھام ہے؟ اور اگر نشہ کی عادت ہو جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟ یہ چند باتیں ہیں جو اس مختصر سے مضمون میں بیان کی جائیں گی۔

نشہ کیا ہے

سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ نشہ کیا ہوتا ہے؟ چنانچہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ کھانے پینے کی بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے استعمال کے بعد ہمارے دماغ کی کارکردگی متاثر ہو جاتی ہے۔ کسی کے کھانے کے بعد نیند آنے لگتی ہے۔ کسی کے کھانے کے بعد نیند اُڑ جاتی ہے۔ کسی کے استعمال کے بعد انسان کی سوچنے سمجھنے کی طاقت جاتی رہتی ہے غرض ایسی چیزیں ہمارے تجربہ میں ہیں اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نشہ وہ چیز ہے جس سے دماغ کی کارکردگی متاثر ہو اور اس کی عادت پڑ جائے اور اس کے استعمال کے بغیر جینا مشکل ہو جائے۔

بعض چیزیں ایسی ہیں جیسے کہ عام طور پر پی جانے والی چائے جسے ہم روز پیتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہماری غذا کا حصہ ہے لیکن ایک دن اگر چائے نہ ملے تو سر میں درد ہو جاتا ہے، کسی کام کرنے کو دل نہیں کرتا جسم ٹوٹتا رہتا ہے اور چائے کی پیالی پیتے ہی سکون آجاتا ہے۔ تو یہ بات بھی اکثر لوگوں کے تجربہ میں آئی ہے۔ اسی طرح سگریٹ ہے۔ وہ لوگ جو سگریٹ یا حقہ پیتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ایک دن انہیں یا بلکہ چند گھنٹے بھی سگریٹ نہ پی سکیں تو عجیب بے چینی کا سامنا ہوتا ہے۔ کسی کام میں دل نہیں لگتا، توجہ قائم نہیں رہتی، پیٹ اُپھر جاتا ہے اور صرف سگریٹ کے دو کش لگاتے ہی تمام اداسی غائب ہو جاتی ہے اور زندگی معمول کے مطابق آجاتی ہے۔ شراب بھی بعض لوگوں کی خوراک کا حصہ ہوتی ہے اور اگر ان کو وہ نہ ملے تو اسی قسم کی حالت ان کی بھی بنتی ہے۔

تو اس کی کیا وجہ ہے؟ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر چیز جو ہمارے کھانے پینے کے استعمال میں آتی ہے ان میں بعض مرکبات ہوتے ہیں جو اپنے مخصوص اثرات رکھتے ہیں چنانچہ شراب میں ایتھائل الکوحل ہوتی ہے جو دماغ پر اثر کرتی ہے اور اس کے کام کو سست کر دیتی ہے اور یہ اثرات اس مقدار پر منحصر ہیں جو استعمال کی جائے۔ اسی طرح کافی، چائے اور کولا مشروبات میں کیفین ہوتی ہے جو دماغ کے کام کو تیز کر دیتی ہے نیند اُڑ جاتی ہے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔ تمباکو میں نکوٹین ہوتی ہے جو دماغ اور حرام مغز کے اعصاب پر اثر کرتی ہے اور مختلف قسم کے عوارض پیدا کرتی ہے۔ تمباکو سگریٹ، حقہ، پان، بیڑی اور نسوار وغیرہ میں ڈالا جاتا ہے اور جس طرح بھی استعمال کیا جائے اپنا اثر دکھاتا ہے۔ پھر ان تمام مرکبات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ استعمال کرنے والوں کو کچھ عرصہ استعمال کے بعد ان کو چھوڑنے میں بڑی دقت اور دشواری ہوتی ہے گویا ان کی عادت پڑ جاتی ہے اور اسی کو نشہ کہتے ہیں۔

نشہ کی اقسام

سائنس کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ دماغ پر اثر کرنے والے کیمیاوی مرکبات کی بہت سی قسمیں ہیں لیکن ہم یہاں صرف چند کا ذکر کریں گے۔

1۔ دماغ کے کام کو سست کرنے والے مرکبات میں سرفہرست شراب کی مختلف اقسام، افیم اور اس کے مرکبات اور دماغ پر اثر کرنے والی سکون آور ادویات شامل ہیں۔

2۔ دماغ کے کام کو تیز کرنے والے مرکبات میں کیفین (جو کافی چائے اور کولا مشروبات میں پائی جاتی ہے) کے علاوہ کوکین اور سانس کی نالیوں کو کھولنے والی بعض ادویات شامل ہیں۔

3۔ دماغ کے احساسات پر اثر کرنے والے بعض مرکبات چرس اور بھنگ میں پائے جاتے ہیں جن کے استعمال کے بعد انسان کا ذہن ماؤف ہو کر غیر معمولی احساسات کا تجربہ کرتا ہے جو بعض اوقات مستقل شکل اختیار کر کے دماغی بیماری کا روپ دھار لیتی ہے۔

4۔ تمباکو میں پائے جانے والے بعض مرکبات بھی اعصابی نظام پر اثر ڈالتے ہیں۔ اس میں نکوٹین سرفہرست ہے جس کی وجہ سے تمباکو استعمال کرنے کی عادت اس طرح پڑتی ہے کہ اس کا چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔

نشہ کی روک تھام

نشہ کی عادت کی بہترین روک تھام یہ ہے کہ اس کی عادت ہی پڑنے نہ دی جائے۔ مثال کے طور پر سگریٹ نوشی روکنے کے لئے بچپن کی عمر سے ہی یہ بات ہر ایک کو ذہن نشین ہونی چاہئے کہ یہ نشہ ہے اور صحت کو نقصان پہنچاتا ہے اسی طرح شراب اور افیم وغیرہ کے متعلق بچے بچے کو اس کا علم ہونا چاہئے کہ یہ نقصان پہنچانے والی چیزیں ہیں اور ان سے بچنا ہے۔ حکومت اور معاشرے کا فرض ہے کہ نشہ آور اشیاء کے خلاف مسلسل ایسے قوانین بنائیں جن کے ذریعے سے نشہ آور چیزوں کی فراہمی ممکن نہ ہو سکے۔ والدین، اساتذہ اور قوم کے تمام دوسرے بزرگوں کو عمومی طور پر اس امر کی نگرانی کرنی چاہئے کہ اس قسم کی نشہ آور چیزیں معاشرے میں دستیاب نہ ہو سکیں اور ہر عمر کے لوگ ان چیزوں سے دور رہیں۔ بعض ممالک میں ایک خاص عمر سے کم عمر کے افراد کو سگریٹ یا شراب بیچنا انتہائی سنگین جرم ہوتا ہے اور بیچنے والا دکاندار ایسا کام کرنے پر پکڑا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ لیکن ان ممالک کے لوگ یہ نہیں سوچتے کہ ایک چیز جو اٹھارہ سال سے کم عمر کے لوگوں کے لئے اتنی مضر ہے تو اس عمر کے بعد وہی چیز مضر کیوں نہیں ہے حالانکہ ان چیزوں کے استعمال کے نقصانات کا ہر روز مشاہدہ بھی کرتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ تین اقدامات ہیں جو نشے کی عادت کو کسی معاشرے میں روکنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں اول یہ کہ بہت چھوٹی عمر سے نشہ کے متعلق لوگوں کی تعلیم اور تربیت کی جائے مثلاً تمباکو، افیم، شراب اور دوسری نشہ آور اشیاء کے استعمال کی خرابی اور قابل نفرت عادت کے متعلق بچہ بچہ کی تربیت کی جائے۔ دوئم یہ کہ معاشرے کی کڑی نگرانی ہونی چاہئے کہ نشہ آور چیزوں کی دستیابی نہ ہو سکے اور سوئم ایسی عادتوں کو فروغ دینے والوں کے خلاف سخت تعزیری کارروائی ہو اور قوانین بنائے جائیں اور پورے طور پر نافذ کئے جائیں۔

نشے کی عادت کا علاج

کسی بھی نشے کی عادت پڑ جائے تو وہ بہت نقصان دہ ہوتی ہے اس لئے اس کے علاج کے متعلق بہت غور و فکر کرنی ضروری ہے۔ گو کہ ہر نشہ آور چیز کی عادت چھڑانے کا علاج مختلف ہے لیکن بعض ایسے اصول بھی ہیں جو ہر نشے کی عادت کے دور کرنے اور اس سے چھٹکارہ پانے کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ ان اصولوں کے متعلق ہمیں قرآنِ کریم میں راہنمائی ملتی ہے۔ چنانچہ ہم اس کتاب میں پڑھتے ہیں اور ایک آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوا اور بت اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“
(المائدہ:91)

ایک اور آیت کے کچھ حصے کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) ان کے فائدہ سے بڑھ کر ہے............“ (البقرہ:220)

اسلام کے ابتدائی زمانے میں شراب نوشی کی ممانعت نہیں تھی اور عربوں کے زمانہ جاہلیت میں شراب کثرت سے پی جاتی تھی اور یہ لازمی امر ہے کہ کچھ لوگ اس کے عادی بھی ہونگے کیونکہ شراب پینے والوں میں ایک خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہو جاتی ہے جو شراب پئے بغیر گزارہ نہیں کر سکتے اور ان کو انگریزی میں alcoholics کہا جاتا ہے۔ تاریخ میں آتا ہے کہ اس قوم میں شراب نوشی کے پانچ اوقات ہوا کرتے تھے۔ اسلام میں عبادت کا نظام قائم ہوا تو انہی پانچ اوقات میں نمازیں پڑھی جانے لگیں۔ ممکن ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں جو نشے کی حالت میں عبادت کے لئے آجاتے ہوں جیسا کہ اس آیت کے ایک حصے سے ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر مدہوشی کی کیفیت ہو۔ یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو............“ (النساء:44)

یہ واقعہ بھی تاریخ میں محفوظ ہے کہ جب شراب کی حرمت کے احکامات نازل ہوئے تو اس کا اعلان مدینہ کے گلی کوچوں میں کیا گیا اس وقت کسی مجلس میں شراب نوشی کی محفل سجی ہوئی تھی۔ جب پکارنے والے نے اعلان کیا تو پینے والوں نے شراب کے مٹکے توڑنے کے بعد ان نئے احکامات کی تصدیق کی اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن مدینے کی گلیوں میں شراب بہتی رہی اور پھر صحابہ نے شراب سے ہمیشہ کے لئے تعلق توڑ لیا۔ یہ حیرت انگیز انقلاب ایک ایسی قوم میں دیکھنے میں آیا جس کی گھٹی میں شراب نوشی پڑی ہوئی تھی۔ نشہ ترک کرنے کے لئے اور نشے کے عادی افراد کے علاج کے لئے جو اشارے یہاں ملتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ پختہ یقین ہونا ضروری ہے کہ نشہ پیدا کرنے والی جملہ اشیاء انسانی صحت کے لئے مضر ہیں اور زہریلی ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان میں سے بہت سی چیزیں خاص طور پر افیم اور اس کے اجزاء دواؤں میں اور علاج میں استعمال ہوتے ہیں چنانچہ مندرجہ بالا آیت جس کا ترجمہ تحریر کیا گیا ہے اس میں یہ بات بیان کی گئی ہے لیکن ساتھ ہی ایک سنہری اصول یہ بھی بیان ہوا ہے کہ کوئی بھی چیز جس کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہوں ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نشہ چھوڑنے کے لئے پختہ ارادہ اور مضبوط قوت ارادی کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ انسانی

وصف ہمیں بدرجہ اتم نظر آتا ہے اور یہ وصف اللہ کی ذات پر پختہ ایمان، رسول اللہ کے پاکیزہ نمونے پر عمل کرنے کی شدید خواہش اور مستقل دعا اور عبادات سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ وصف آج بھی انہی اصولوں پر عمل کے نتیجے میں پیدا ہوسکتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہر انہونی بات بھی ہو جاتی ہے۔

تیسری ضروری بات یہ ہے کہ نشے میں مبتلا لوگوں کی مدد اور علاج کے لئے قومی اور اجتماعی طور پر کوشش کی ضرورت ہے۔ نشہ آور چیزوں کے حصول میں مشکلات ہونی چاہئیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں بیماریوں کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویہ جو کہ سب کی سب زہریلی ہوتی ہیں بغیر ڈاکٹری نسخہ کے خریدی نہیں جاسکتیں۔ افیم اور اس کے تمام اجزاء، شراب کے مختلف محلول، کیفین، کوکین اور بہت سی انتہائی خطرناک چیزیں ڈاکٹری نسخہ کے ذریعہ سے بکتی ہیں اور استعمال کروائی جاتی ہیں لیکن ان کے استعمال پر کڑی نظر رکھنے کا باقاعدہ نظام قائم ہے۔ چنانچہ نشہ آور چیزوں کے کنٹرول کے لئے اس نظام کی ضرورت ہے۔

ایک بات جو اس سلسلے میں اہمیت رکھتی ہے وہ صحبت ہے۔ عمومی طور پر ایک چیز کے عادی افراد ایک دوسرے کے ہمراہ رہ کر اپنی نشے کی عادت کو برقرار رکھتے ہیں۔ چنانچہ شراب نوشی کرنے والے شراب خانوں کا رخ کرتے ہیں اور دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ اپنی بری عادت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اسی طرح سگریٹ، حقہ اور چرس پینے والے لوگ دوسرے عادی افراد کے ساتھ مل کر اپنے نشے سے حظ اٹھاتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ حقہ ایک آدمی تازہ کر کے لاتا ہے اور دس افراد باری باری اس کے کش لگاتے ہیں۔ اس لئے نشہ ترک کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت ترک کردی جائے جو اس نشے کے عادی ہیں اور ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ بھی مفید ہے کہ ایسے معالج کی مدد حاصل کی جائے جو کسی بھی خاص نشہ کی عادت چھڑانے میں مہارت رکھتا ہو۔ چنانچہ بعض ممالک میں شراب نوشی چھڑانے کے ادارے قائم ہیں جو ایسے افراد کے علاج میں مدد دیتے ہیں۔

سب سے آخری لیکن بہت اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی بری عادت سے چھٹکارہ حاصل کرنے میں دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنی چاہئے۔ کامیابی کا یہ گر ہمیں ایک روایت جو حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت منشی فیاض علی کپورتھلوی نے بیان کی سے پتہ چلتا ہے۔ کتاب ''تین سو تیرہ رفقاء صدق و صفا'' کے صفحہ 39 پر تحریر ہے۔

''حضرت منشی صاحب حقہ نوشی کے عادی تھے۔ جالندھر میں حضرت اقدس نے وعظ فرماتے ہوئے حقہ نوشی کی مذمت فرمائی۔

حضرت منشی صاحب نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ حقہ چھوڑنا مشکل ہے دعا فرمائی جائے تو چھوٹ جائے۔ حضور نے فرمایا کہ آؤ ابھی دعا کریں چنانچہ دعا کروائی گئی۔ اس کے بعد حضرت منشی صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت نفیس حقہ آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے حقہ کی نَے منہ سے لگانی چاہی تو نَے سیاہ سانپ بن کر لہرانے لگی۔ اس سے دل میں خوف پیدا ہوا اور آپ نے سانپ کو مار دیا اور پھر حقہ نوشی نہیں کی اور اس سے نفرت ہوگئی۔''

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اور ہماری نسلوں کو ہر قسم کے نشہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4 حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی تاثیرات

کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہوگیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہوگیا۔

ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے......۔

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اس لئے کہ وہ وقت ہرگز نوحۂ قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہوسکتا جبکہ ...... مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور ...... جو حافظِ حقیقی کی طرف سے عالمِ اسباب و سائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور ...... کے لئے کچھ نہ کرتے تھے۔ یا نہ کر سکتے تھے .... کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں ...... اس کے زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا ......۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گراں بارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر...... کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کے مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے۔ قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے ...... کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے .... آخر عمر تک مرزا صاحب برابر آریہ سماج کے چہرہ سے انیسویں صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے میں مصروف رہے ان کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعویٰ پر بہت صاف روشنی پڑتی ہے۔ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جاسکیں۔

فطری ذہانت، مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک شانِ خاص پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذہبِ غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہوگیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا............ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر...... کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوقِ مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔''

(اخبار وکیل امرتسر بحوالہ البدر 18 جون 1908ء صفحہ 2)

(بدر 18 جون 1908ء ص 2 کالم 1)

مولوی ظفر علی خان کا بیان

ہندو اور عیسائی مذہبوں کا مقابلہ مرزا صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ کیا ہے آپ کی تصانیف ''سرمہ چشم آریہ'' اور ''چشمہ مسیحی'' وغیرہ آریہ سماجیوں اور مسیحیوں کے خلاف نہایت اچھی کتابیں لکھی ہیں۔

(زمیندار 12 ستمبر 1923ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 571)

اسلامی اصول کی فلاسفی پہ تبصرے

یہ وہ معرکۃ الآراء لیکچر تھا جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے خبر دے دی تھی کہ ''مضمون بالا رہا'' اور پھر لیکچر کے بعد واقعۃً غیروں نے اس بات کا اقرار کیا کہ حضور کا مضمون باقی تمام مضامین پر بالا رہا۔

کلکتہ کے اخبار جنرل اور گوہر آصفی کا تبصرہ

''غرض جلسہ کی کارروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدانِ مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ہے اور اس انتخاب کو راست کیا ہے جو...... بلاد ہند کے مختلف اسلامی فرقوں سے وکالت ناموں کے ذریعہ مزین بدستخط ہو کر وقوع میں آیا تھا۔ حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو ...... پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس ...... کو گرنے سے بچالیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے صرف اسی قدر حق نہیں بلکہ اختتام مضمون پر حق الامر معاندین کی زبان پر یوں جاری ہو چکا کہ اب ...... کی حقیقت کھلی اور ...... کو فتح نصیب ہوئی۔

(مقدمہ The Teaching of Islam طبع اول مطبوعہ لنڈن حوالہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 572)

نامور روسی مفکر اکاؤنٹ ٹالسٹائی نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے بارہ میں کہا The ideas are very profound and very true یعنی یہ خیالات نہایت گہرے اور سچے ہیں۔

The English mail نے 27 اکتوبر 1911ء کے شمارہ میں یہ رائے دی۔

''A summary of really Islamic Ideas'' یعنی حقیقی اسلامی خیالات کا خلاصہ۔

اس تمام تر سلسلہ تصنیف میں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت آپ کے شامل حال تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے ازالہ اوہام میں حضور فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی ہے جو میں بیان نہیں کرسکتا اور میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم امام الزمان کی ان پاکیزہ اور زندگی بخش تحریروں سے کما حقہ خود بھی استفادہ کرنے والے ہوں اور دوسروں تک بھی اس پیغامِ حق کو پہنچانے والے ہوں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم راجہ فاضل احمد صاحب سابق پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم ربوہ حال یوکے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے ادیب مسعود احمد ابن مکرم ڈاکٹر راجہ منصور احمد صاحب پی ایچ ڈی مقیم Coventry یو۔کے نے 6 سال 5 ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ آصفہ منصور صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ اس سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں خاکسار نے بچے سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم محمد سلیم صاحب صدر جماعت احمدیہ Lemington-Spa کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کا فرمانبردار ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا ساجد احمد خان صاحب بوسٹن امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رانا عبدالرشید خان صاحب مرحوم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 30 نومبر 2012ء کچھ دن بیمار رہ کر بعمر 73 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اسی دن مکرم انور اقبال ثاقب صاحب مربی سلسلہ حلقہ وحدت کالونی لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد دعا مکرم سید سمیع اللہ صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے کروائی۔ مرحومہ نیک، مہمان نواز اور عبادت گزار تھیں مرحومہ قادیان میں 1939ء کو پیدا ہوئی۔ آپ نتھو خان صاحب مرحوم کی بیٹی اور حضرت محمد اسماعیل خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی بہو تھیں۔ آپ نے چار بیٹے مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب، مکرم امتیاز احمد خان صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب ورجینیا امریکہ اور چوتھا بیٹا خاکسار ہے اس کے علاوہ دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

کامیابی

مکرم محمد اکرم صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی نبیلہ کنول فورتھ ایئر نے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طرف سے وزیراعلیٰ شہباز شریف کے منعقد کردہ پنجاب یوتھ فیسٹیول 2012ء میں حصہ لیا اور اردو مباحثہ میں ڈسٹرکٹ لیول (چنیوٹ) میں اول پوزیشن حاصل کی اور پھر ڈویژن لیول میں بھی اردو مباحثہ میں اول پوزیشن حاصل کر کے فیصل آباد ڈویژن میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور صوبائی سطح کیلئے منتخب ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بچی کیلئے بابرکت ثابت کرے اور مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد یوسف صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ چوہدری محمد علی صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے یکم دسمبر 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام زاشہ چوہدری تجویز ہوا ہے نومولود مکرم چوہدری دوست محمد خان صاحب کی نسل سے ہے اور مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم عبدالباسط بٹ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی دختر مکرمہ ثمینہ عفت صاحبہ کی تقریب شادی بمراہ مکرم عتیق احمد صاحب ابن مکرم قاری شریف احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ڈڈوت ضلع جہلم مورخہ 10 نومبر 2012ء کو شیخوپورہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبدالحمید صاحب بھٹی امیر ضلع شیخوپورہ نے دعا کروائی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 2/اکتوبر 2010ء کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر رشتہ ناطہ نے بیت المبارک ربوہ میں کیا تھا۔ دلہن ددھیال سے مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب عرف پہلوان ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ننھیال سے مکرم حضرت ملک محمد جمال صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ اور حضرت محمد دین بٹ صاحب ساکن بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے۔ نیز مکرم خواجہ عبدالکریم خالد صاحب درویش قادیان کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ بابرکت بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایا محترم چوہدری اللہ دتہ سرویا صاحب ابن محترم چوہدری محمد دین سرویا صاحب مرحوم ساکن چک 84 فتح ضلع بہاولپور مورخہ 29 ستمبر 2012ء کو بعمر 85 سال لندن میں وفات پاگئے۔ مورخہ 4/اکتوبر 2012ء کو لندن میں از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور 6/اکتوبر کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ آپ کے والد محترم چوہدری محمد دین سرویا صاحب نے خلافت ثانیہ میں بیعت کی آپ اس وقت چند سال کے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، صابر شاکر، شریف الطبع، انصاف پسند، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والے تھے۔ آپ نے کئی یتیم بچوں کی پرورش کی۔ چند سال قبل ان کے بڑے بیٹے مکرم منور احمد صاحب کی جرمنی میں وفات ہوگئی تھی۔ بیٹے کی وفات پر انہوں نے بہت صبر کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مصور احمد صاحب لندن، مکرم مبارک احمد صاحب جرمنی، مکرم طارق نوید صاحب جرمنی اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

Unicef کو لاہور اور اسلام آباد میں ایجوکیشن آفیسر، کمیونیکیشن، فارڈ ویلپمنٹ آفیسر اور سینئر پروگرام اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے ویب سائیٹ وزٹ کریں۔ Jobs.un.org.pk آن لائن اپلائی کرنے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2012ء ہے۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بورڈ آف ریونیو پنجاب اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے شعبہ جات میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2012ء ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے http://ppsc.gop.pk وزٹ کریں۔

وفاقی حکومت کے تحت سٹینو ٹائپسٹ، ڈیٹا اینٹری آپریٹر اور ٹیکنیشن کی آسامیوں پر تعیناتی کیلئے پاکستانی شہریوں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلی شرائط وضوابط ویب سائٹ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ www.pobox1710.com

Usaid کو سندھ میں سینئر انجینئر، جونیئر انجینئر، ہیومن ریسورسز، سپیشلسٹ، پروکیورمنٹ سپیشلسٹ، فنانشل مینجمنٹ سپیشلسٹ، اکاؤنٹ آفیسر، انٹرنل آڈیٹر، مانیٹرنگ اینڈ ایویلیوشن سپیشلسٹ، ڈویلپمنٹ آؤٹ ریچ اینڈ کمیونیکیشن سپیشلسٹ کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست موصول ہونے کی آخری تاریخ 21 دسمبر 2012ء ہے۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان کو مکینیکل، الیکٹریکل اور سول انجینئرز کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 9 دسمبر 2012ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

وصیت سیمینار ناروے

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب سیکرٹری وصایا ناروے تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 2 دسمبر 2012ء کو زیر صدارت مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے بیت النصر، اوسلو میں وصیت سیمینار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع اردو و نارویجن ترجمہ اور نظم کے بعد خاکسار سیکرٹری وصایا نے وصیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پڑھ کر سنائے اور وصیت کے بارہ میں ضروری ہدایات موصیان کو سنائی گئی بعدہٗ مکرم فیصل سہیل صاحب نے نارویجن زبان میں رسالہ الوصیت کا تعارف پیش کیا اس کے بعد مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے نے نظام وصیت کی اہمیت اور اس کی برکات کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے اختتامی کلمات کہے۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں مرد وخواتین کی حاضری 200 تھی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے پروگرام

14 دسمبر 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	دورہ حضور انور
7:30 am	جاپانی سروس
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am	روحانی خزائن کوئیز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور
12:45 pm	سرائیکی سروس
1:30 pm	راہ ہدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	فقہی مسائل
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	سیرت النبی ﷺ
5:30 pm	جرمنی سے براہ راست کارروائی
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:00 pm	جرمنی سے براہ راست کارروائی
7:45 pm	بنگلہ سروس
8:45 pm	براہین احمدیہ
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

15 دسمبر 2012ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
3:10 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
5:50 am	دورہ حضور انور
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am	الترتیل
11:50 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
12:45 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:15 pm	سٹوری ٹائم
1:40 pm	سوال وجواب
2:40 pm	انڈونیشین سروس
3:40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
6:55 pm	بنگلہ سروس
7:55 pm	سپاٹ لائیٹ
9:05 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:45 pm	الترتیل
11:15 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:35 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء

بقیہ از صفحہ اول مقصود صاحب کی شہادت

وقت مرحوم کی عمر 31 سال تھی۔ مرحوم نے مڈل تک تعلیم حاصل کی تھی اور بعد میں والد صاحب کے ساتھ ٹھیکیداری کے کام میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا تھا۔ گزشتہ ماہ مورخہ 11 نومبر 2012ء کو ان کے بڑے بھائی مکرم منظور احمد صاحب کو نامعلوم افراد نے شہید کر دیا تھا۔ ان کی شہادت سے پہلے مکرم مقصود احمد صاحب بلڈنگ کنسٹرکشن کی ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے اور اپنے بڑے بھائی مکرم منظور احمد صاحب کے ساتھ ہارڈ ویئر کی دکان میں بھی ہاتھ بٹاتے تھے، لیکن بھائی کی شہادت کے بعد انہوں نے باقاعدہ دکان کی مکمل دیکھ بھال سنبھال لی۔

اس سے قبل گزشتہ ماہ ان کے بھائی کو شہید کیا گیا، اسی طرح مکرم مقصود احمد صاحب کو 20/ اگست 2009 کو نامعلوم افراد نے اغواء کر لیا تھا اور 12 دن کے بعد بھاری تاوان دینے کے بعد بازیاب ہوئے تھے۔ مرحوم خدمتِ خلق کا بے حد شوق رکھتے تھے اور جب بھی میڈیکل کیمپ لگائے جاتے تو شہید مرحوم نہ صرف ان میڈیکل کیمپس کیلئے اپنی گاڑی مہیا کرتے بلکہ خود ڈرائیو کر کے ساتھ جاتے۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں بھی اپنی گاڑی پیش کرتے اور ساتھ جاتے۔ کوئٹہ میں آنے والے مربیان کا بہت زیادہ خیال رکھتے اور اُن کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے۔ سیکیورٹی کی ڈیوٹی بڑے شوق سے دیا کرتے تھے۔ جمعہ کی ڈیوٹی خاص طور پر دیا کرتے تھے۔

مکرم صدر صاحب جماعت سیٹلائیٹ ٹاؤن کوئٹہ نے بتایا کہ مرحوم مہمان نواز، کم گو، خوش اخلاق حلیم طبع اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی سے ناراض نہ ہوتے اور نہ ہی کسی کو ناراض ہونے کا موقع دیتے۔ بعض اوقات مخالفین بھی اگر سخت لہجہ میں بات کرتے تو اُن کی بات کو ہنس کر ٹال دیتے۔ اسی طرح مکرم صدر صاحب نے بتایا کہ شہادت سے تین روز قبل مجھے فون کر کے کہا کہ آپ نے مجھ سے ابھی تک میرا چندہ کیوں نہیں لیا اور اُسی روز اپنا مکمل چندہ ادا کیا۔ مرحوم کا اپنے بیوی، بچوں کے ساتھ انتہائی پیار کا تعلق تھا کبھی بیوی، بچوں سے اونچے لہجے میں بات نہ کرتے۔ اپنے والدین کے علاوہ اپنی اہلیہ کے والدین کی بھی نہایت عزت کرتے اور اُن کا ہر طرح سے خیال رکھتے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والد مکرم نواب خان صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ ساجدہ مقصود صاحبہ، ایک بیٹا عزیزم مسرور احمد عمر 9 سال، بیٹی عزیزہ مریم مقصود عمر 7 سال دو ہمشیرگان محترمہ پروین صاحبہ اور محترمہ فرزانہ پروین صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی والدہ محترمہ وفات پا چکی ہیں۔ دوسری والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ حیات ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لاہور میں ڈبل سٹوری دکان کرایہ کیلئے خالی ہے
ڈبل سٹوری دکان واقع 185 علامہ اقبال روڈ دھرم پورہ قائداعظم لاہور شہر میں کرایہ کے لئے خالی ہے۔ خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔
برائے رابطہ مرزا منیر احمد: 03234020795

اٹھوال فیبرکس
فینسی و بوتیک ورائٹی کا مرکز
Five Star کھدر، جرمن لینن، الحمرا لینن، حبیب لینن رمشا لینن، کاٹن لینن، اتحاد تھری پیس، فور پیس، فردوس کاٹن، داؤد کاٹن، اور گرم شال کی زبردست ورائٹی چیلنج ریٹ کے ساتھ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

CASA
BELLA
Home Furnishers

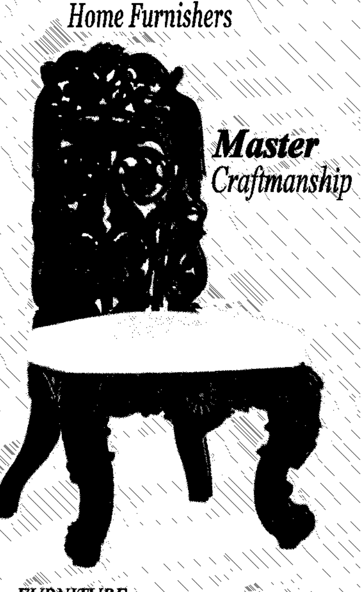

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937; 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:07

زدجام عشق
زدجام عشق خاص
کستوری والی
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

وردہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
رابطہ: 0333-6711362

Nishat Linen by Nisha
Now Available At
لبرٹی فیبرکس
0092- 47- 6213312
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ نزد (اقصیٰ چوک)

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

FR-10